الله اکبر

خطبۂ صدارت مع فتویٰ

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ العزیز

کا وہ مشہور خطبہ جو مسلم نیشنل (آزاد) یونیورسٹی علیگڈھ کے افتتاح کے

وقت دیا گیا۔ اور جسمیں ترک موالات اور عدم تعاون پر مفصل اور مدلل فتویٰ ہے

جسکو

منشی مشتاق احمد صاحب نے شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ سے

زیر نگرانی منشی عبد القدیر و الاخوان تاجران کتب دہلی

غنی المطابع دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت صرف ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد۔ جلسوں کی عام روش کا اقتضا یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اُس عزتِ صدارت پر جو کہ ایک نہایت ہی سرفروشانہ ایثار اور شجاعانہ جد و جہد کرنیوالی جماعت کی طرف سے مجکو مرحمت ہوئی ہی شکرگزاری اور منت پذیری کا اظہار کروں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکریہ چند وقیع اور شاندار الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مجکو محض رسمی اور مصنوعی ممنونیت کی نمایش اس بھاری ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش کر سکتی ہی جو فی الحقیقت آپنے اس عزت افزائی کے ضمن میں مجھپر عائد کی ہی۔

دو چار پھڑکتے ہوئے جملے بلاشبہ عارضی طور پر مجلس کو محظوظ کر سکتے ہیں مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میری قوم اسوقت فصاحت و بلاغت کی بھوکی نہیں ہی اور نہ اس قسم کی عارضی مسرتوں سے اُسکے درد کا اصلی درمان ہو سکتا ہی اسکے لیئے ضرورت ہی ایک قائم و دائم جوش کی۔ نہایت ہی صابرانہ ثبات قدم کی۔ دلیرانہ مگر عاقلانہ طریق عمل کی۔ اپنے نفس پر پورا قابو پانے کی غرض ایک پختہ کار بلند خیال اور ذی ہوش محمدی بننے کی۔

میں ہرگز آپکے لکچراروں اور فصیح اللسان تقریر کرنے والوں کی تحقیر نہیں کرتا کیونکہ میں خوب جانتا ہوں کہ جو چیز سوئے ہوئے دلوں کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہی۔ اور زمانہ کی ہوا میں اول تموج پیدا کرتی ہی وہ یہی دعوت حق کا غلغلہ ڈالنے والی زبان ہی، ہاں اسقدر گذارش کرتا ہوں کہ تاوقتیکہ متکلم اور مخاطب کے دل میں سعی جمیل کا سچا جذبہ اسکے اخلاق میں شجاعانہ استقامت و ایثار اُسکے جوارح میں قوت عمل۔ اور اُس کے ارادوں میں پختگی اور چستی نہو۔ محض گرمجوش تقریریں کسی ایسے

کٹھن اور بلند پایہ مقصد میں آپ کو کامیاب نہیں کر سکتیں ؎

کیف الوصول الیٰ سُعاد ودونہا + قلل الجبال ودونھن حتوف

اے حضرات آپ خوب جانتے ہیں کہ جس وادی پُر خار کو آپ برہنہ پا ہو کر قطع کرنا چاہتے ہیں وہ مشکلات اور تکالیف کا جنگل ہے۔ قدم قدم پر وہاں صعوبتوں کا سامنا ہے طرح طرح کی بدنی اور مالی اور جاہی مکروہات آپ کے دامن استقلال کو الجھانا چاہتی ہیں لیکن حُفّتِ الجنّۃُ بِالمکارِہ کے قائل کو اگر آپ خدا کا سچا رسول مانتے ہیں (اور ضرور مانتے ہیں) تو یقین رکھیے کہ جس صحرائے پُر خار میں آپ گام زن ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں اُسکے راستہ سے جنت کا دروازہ بہت ہی قریب ہے کامیابی کا آفتاب ہمیشہ مصائب و آلام کی گھٹاؤں کو پھاڑ کر نکلا ہے اور اعلیٰ تمناؤں کا چہرہ سخت سے سخت صعوبتوں کے جُھرمٹ ہی سے دکھلائی دیا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْہُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔	کیا تمکو یہ خیال ہے کہ تم جنت میں جا گھسو گے اور تمہیں اُس طرح کے حالات پیش نہ آئینگے جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آئے۔ انکو سختیاں اور مضرتیں پہونچیں اور وہ اسقدر جھڑ جھڑائے گئے کہ پیغمبر اور اسکے ساتھ کے مومنین بول اٹھے کہ خدا کی مدد کہاں ہے یاد رکھو کہ خدا کی مدد نزدیک ہے

دوسری جگہ ارشاد ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ۔	کیا تمنے یہ خیال کیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے بدون اسکے کہ اللہ جانچ کرے تم میں سے مجاہدین کی اور صابرین کی

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

الٓمّٓ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۔	کیا لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ محض آمنا کہنے پر وہ چھوڑ دئیے جائیں گے۔ حالانکہ ہم نے انسے پہلے لوگوں کی آزمائش کی ہے تو ضرور ہے کہ اللہ پرکھے گا سچے اور جھوٹے لوگوں کو۔

یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی سنت مستمرہ ہے جسمیں کسی قسم کی تبدیل و تغیر کو راہ نہیں۔ کوئی قوم اللہ جل شانہٗ

کی محبت اور اُس کے راستہ پر چلنے کی معنی نہیں ہوتی جسکو امتحان و آزمایش کی کسوٹی پر نہ کسا گیا ہو۔ خدا کے برگزیدہ اور اولوالعزم پیغمبر جن سے زیادہ خدا کا پیارا کسی پر نہیں ہو سکتا وہ بھی مستثنیٰ نہیں ہے بیشک ان کو مظفر و منصور کیا گیا۔ مگر کب۔ سخت ابتلا اور زلزال شدید کے بعد۔ خود فرماتے ہیں
حَتّٰٓی اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۔

پس اے فرزندان توحید میں چاہتا ہوں کہ آپ انبیاء و مرسلین اور ان کے وارثوں کے راستہ پر چلیں۔ اور جو لڑائی اسوقت شیطان کی ذریت اور خدائے قدوس کے لشکروں میں ہو رہی ہے اُس میں ہمت نہ ہاریں اور یاد رکھیں کہ شیطان کے مضبوط سے مضبوط آہنی قلعے خداوند قدیر کی امداد کے سامنے تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۔	ایمان دار تو خدا کے راستہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کے راستہ میں پس تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔ بلاشبہ شیطان کی فریب کاری محض لچر پوچ ہے

میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت و نقاہت کی حالت میں (جسکو آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں) آپ کی دعوت پر اسلئے لبیک کہا کہ میں اپنی ایک گم شدہ متاع کو یہاں پانے کا اُمیدوار ہوں بہت سے نیک بندے ہیں۔ جنکے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر اللہ کی روشنی جھلک رہی ہے لیکن جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ خدارا جلد اُٹھو اور اِس اُمتِ مرحومہ کو کفار کے نرغہ سے بچاؤ تو اُن کے دلوں پر خوف و ہراس مسلط ہو جاتا ہے خدا کا نہیں بلکہ چند ناپاک ہستیوں کا، اور اُن کے سامان حرب و ضرب کا حالانکہ اُن کو تو سب سے زیادہ جاننا چاہیے تھا کہ خوف کھانے کے قابل اگر کوئی چیز ہے تو وہ خدا کا غضب اور اُس کا قاہرانہ انتقام ہے اور دنیا کی متاع قلیل خدا کی رحمتوں اور اسکے انعامات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہے چنانچہ اسی قسم کے مضمون کی طرف حق تعالیٰ شانہ نے ان آیات میں اشارہ فرمایا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ	کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جن سے

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ

کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ کو روکو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو یکایک اُن میں کا ایک فریق ڈرنے لگا آدمیوں سے خدا کی برابر یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگا کہ اے ہمارے پروردگار آپنے ہمپر جہاد کیوں فرض کردیا اور کیوں تھوڑی مدت ہمکو اور مہلت نہ دی کہدو دنیا کا فائدہ تھوڑا سا ہے اور آخرت اُس شخص کیلئے بہتر ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور تمپر ایک تاگے کی برابر بھی ظلم نہیں کیا جائیگا جہاں کہیں بھی تم ہو موت تمکو آدبائے گی اگرچہ تم نہایت مستحکم قلعوں میں ہو۔

اے نونہالان وطن جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غمخوار (جس سے میری ہڈیاں پگھلی جارہی ہیں) مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور سکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور میرے چند مخلص احباب نے ایک قدم علیگدہ کی طرف بڑھایا اور اس طرح ہم نے ہندوستان کے دو تاریخی مقاموں (دیوبند اور علیگڈہ) کا رشتہ جوڑا۔

کچھ بعید نہیں کہ بہت سے نیک نیت بزرگ میرے اس سفر پر نکتہ چینی کریں اور مجھکو اپنے مرحوم بزرگوں کے مسلک سے منحرف بتلائیں لیکن اہل نظر سمجھتے ہیں کہ جس قدر میں بظاہر علیگڈہ کی طرف آیا ہوں اُس سے کہیں زیادہ علیگڈہ میری طرف آیا ہے ؎

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند — گِل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

ساکنانِ حرم سترِ عفافِ ملکوت — بامنِ راہ نشین بادہ مستانہ زدند

شکر ایزد کہ میانِ من و اوصلح فتاد — حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ — چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

آپ میں سے جو حضرات محقق اور باخبر ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ میرے اکابر سلف نے

کسی وقت بھی کسی اجنبی زبان کے سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم و فنون حاصل کرنے پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ ہاں یہ بے شک کہا گیا کہ اگر انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگے جائیں۔ یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب اور مذہب والوں کا مذاق اڑائیں یا حکومتِ وقتیہ کی پرستش کرنے لگیں۔ تو ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لئے جاہل رہنا ہی اچھا ہے۔

اب از راہ نوازش آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ تعلیم سے روکنا تھا یا اُس کے اثر بد سے۔ اور کیا یہ وہی بات نہیں جسکو آج مسٹر گاندھی اس طرح ادا کر رہے ہیں کہ :۔

"ان کالجوں کی اعلیٰ تعلیم بہت اچھے صاف اور شفاف دودھ کی طرح ہے جس میں تھوڑا سا زہر ملا دیا گیا ہو"

بارے خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری قوم کے نوجوانوں کو توفیق دی کہ وہ اپنے نفع و ضرر کا موازنہ کریں اور دودھ میں جو زہر ملا ہوا ہے اُس کو کسی بھپکے کے ذریعہ سے علیحدہ کر لیں۔ آج ہم وہی بھپکا نصب کرنے کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں اور آپ نے مجھ سے پہلے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ بھپکا "مسلم نیشنل یونیورسٹی" ہے۔

مطلق تعلیم کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت اب میری قوم کو نہیں رہی کیونکہ زمانہ نے خوب بتلا دیا ہے کہ تعلیم سے ہی بلند خیالی اور تدبر، اور ہوشمندی، کے پودے نشو و نما پاتے ہیں اور اُسی کی روشنی میں آدمی نجاح و فلاح کے راستہ پر چل سکتا ہے۔

ہاں ضرورت اس کی ہے کہ وہ تعلیم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہو۔ اور اغیار کے اثر سے کلیتہً آزاد ہو۔ کیا باعتبار عقائد و خیالات کے اور کیا باعتبار اخلاق و اعمال کے اور کیا باعتبار اوضاع و اطوار کے ہم غیروں کے اثرات سے پاک ہوں

ہماری عظیم الشان قومیت کا اب یہ فیصلہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے کالجوں سے بہت سستے داموں کے غلام پیدا کرتے رہیں بلکہ ہمارے کالج نمونہ ہونے چاہئیں بغداد اور قرطبہ کی یونیورسٹیوں کے۔ اور ان عظیم الشان مدارس کے جنہوں نے یورپ کو اپنا شاگرد بنایا۔ اس سے پیشتر کہ ہم اس کو اپنا اُستاد بناتے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ بغداد میں جب مدرسہ نظامیہ کی بنیاد اسلامی حکومت کے ہاتھوں سے رکھی گئی تو اس دن علما نے جمع ہو کر علم کا ماتم کیا کہ افسوس آج سے علم حکومت کے عہدے اور منصب حاصل کرنے کے لئے پڑھا جائے گا۔ تو کیا آپ ایک ایسے کالج سے فلاح قومی کی اُمید رکھتے ہیں جس کی امداد اور نظام میں بڑا قوی ہاتھ ایک غیر اسلامی حکومت کا ہو۔

ہماری قوم کے سربرآوردہ لیڈروں نے سچ تو یہ ہے کہ امت اسلامیہ کی ایک بڑی اہم ضرورت کا احساس کیا بلاشبہ مسلمانوں کی درسگاہوں میں جہاں علوم عصریہ کی اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہو اگر طلبہ اپنے مذہب کے اصول و فروع سے بیخبر ہوں اور اپنے قومی محسوسات اور اسلامی فرائض فراموش کر دیں اور ان میں اپنی ملت اور اپنے ہم قوموں کی حمیت نہایت ادنیٰ درجہ پر رہجائے۔ تو یوں سمجھو کہ وہ درسگاہ مسلمانوں کی قوت کو ضعیف بنانے کا ایک آلہ ہے اسلئے اعلان کیا گیا ہے کہ ایسی آزاد یونیورسٹی کا افتتاح کیا جائے گا جو گورنمنٹ کی اعانت اور اس کے اثر سے بالکل علیحدہ اور جس کا تمامتر نظام عمل اسلامی خصائل اور قومی محسوسات پر مبنی ہو۔

مجھے لیڈروں سے زیادہ ان نونہالان وطن کی ہمت بلند پر آفریں اور شاباش کہنا چاہئے جنہوں نے اِس نیک مقصد کی انجام دہی کے لئے اپنی ہزاروں اُمیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور باوجود ہر قسم کی طمع اور خوف کے وہ موالات نصاریٰ کے ترک پر نہایت مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم رہے اور اپنی عزیز زندگیوں کو ملت اور قوم کے نام پر وقف کر دیا۔

شاید ترک موالات کے ذکر پر آپ اِس مسئلہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اُن عامۃ الورود سوالات و شبہات کے دلدل میں پھنسنے لگیں جو اس بہت ہی اہم و اعظم مسئلے کے متعلق آجکل عموماً زبان زد ہیں اِسلئے میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا وقت مجکو اُس تحریر کے سنانے کے لئے عنایت فرمائیں جو میں نے بعض مسائل دریافت کئے جانے پر دیوبند سے تیار کر کے بھیجی تھی۔ فقط +

(اس کے بعد حضرت شیخ الہند کا فتویٰ بجواب طلبہ علیگڈھ کالج ملاحظہ فرمایا جائے)

٨

فتوےٰ

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ العزیز

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

نمبر ۱ - اس وقت جو گورنمنٹ سے مدارس میں بضرورت زیادتی اخراجات مدارس کی امداد لیجاتی ہے اس امداد کا ترک موالات کی وجہ سے لینا جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۲ - جو وظائف کہ سرکار کی طرف سے طلبہ کو اور خطاب یافتہ صحاب کو ملتے ہیں ان کا لینا ان کو جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۳ - طلباء کے ذمہ والدین یا دیگر مربیوں کو بغیر اطلاع دئے ہوئے یا انکی خلاف مرضی ایسے مدارس کو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہیں ؟

نمبر ۴ - جنکا نان نفقہ طلبہ کے اوپر فرض عین ہے مثلاً اولاد زوجہ یا ضعیف والدین انکو چھوڑ کر ہمکو لوجہ اللہ خلافت کے کام میں لگجانا ضروری ہے یا نہیں ؟

نمبر ۵ - جن مدارس میں کہ سرکاری امداد لیجاتی ہے یا جو والی ریاست ترک موالات اور مسئلہ خلافت کے مخالف ہوں اور اُن سے کچھ رقم ملتی ہے ایسے مدارس میں پڑھنا یا پڑھانا یا انمیں امامت و وعظ و نصیحت یا مذہبی تعلیم دینے کے امور کے انتظام کرنے کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۶ - اپنے ذاتی اخراجات کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنکا نان و نفقہ اسکے ذمہ فرض ہے بقدر رہائش خلافت کے بیت المال سے لینا جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۷ - اُن لوگوں سے کیا معاملہ رکھنا چاہیے جو سرکاری ملازم ہیں یا ایسے مدارس میں ملازم ہیں جنکو سرکار سے امداد ملتی ہے۔

نمبر ۸ - مسئلہ خلافت اور ترک موالات میں اہل ہنود سے اتحاد رکھنا اور ان سے امداد لینا

اعانت (یعنی خواہ مالی ہو یا زبانی یا اور کسی قسم کی ہو) جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۹۔ مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے دوامی فنڈ کا روپیہ یا اسکی عمارتیں جو تقریباً چالیس لاکھ روپیہ کی ہیں اور کتبخانہ جو رقم کثیر کا ہی اور دیگر حوائج کی اشیاء جو ہزار ہا روپیہ کی مالیت کی ہیں اُن تمام چیزوں کی حفاظت اور ہر چیز کو اپنے مصرف میں صرف کرنا ممبران مدرسہ کے ذمہ فرض ہی یا نہیں؟

نمبر ۱۰۔ جو طلبہ انگریزی خواں ہیں اُن کے لئے شرعاً یہ ضروری ہی کہ وہ علم دین کی تکمیل میں مشغول ہوں تاکہ فارغ التحصیل ہو کر دوسروں کو تعلیم دیتے رہیں یا ایسے طلبہ کو اسوقت ترک موالات و خلافت کو کامیاب بنانا ضروری ہی خلاصہ سوال یہ ہی کہ تکمیل علوم دینیہ کو ترجیح ہے یا ترک موالات و خلافت کے کام میں مشغول ہونے کو — بینوا توجروا

طلبائے مدرسۃ العلوم علیگڈھ محررہ غرہ ماہ صفر ۱۳۳۹ھ

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

ان مسائل کا جواب سننے سے پہلے نہایت ضروری ہی کہ ایک مسلم صادق تمام گرد و پیش کے خیالات سے علیحدہ ہو کر اپنے ایمان کی قدر و قیمت اور شعائر الٰہیہ کی عظمت اور مقاماتِ مقدسہ کے تقدس و احترام کو اچھی طرح دلنشین کرے اور دروس ماضیہ کے ساتھ واقعاتِ حاضرہ پر ایک گہری نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی متاع گرانمایہ جسکا تحفظ ہر ایمان رکھنے والیکا اولین فرض ہی کس طرح لوٹی جارہی ہے اور کن کن بدعہدیوں اور شرمناک عیاریوں اور روباہ بازیوں سے جزیرۃ العرب کے متعلق پیغمبر اسلام (فداہ ابی وامی) کی سب سے اہم وصیت کا مقابلہ کیا جارہا ہی۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخکنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

عراق فلسطین اور شام جنکو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیوں کی جولانگاہ بن گئے - پیراہن خلافت کی دھجیاں اڑا دی گئیں خلیفۃ المسلمین جسکی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیوں کا شیرازہ بندھتا ہی اور جو بحیثیت ظل اللہ فی الارض ہونیکے آسمانی قانون کا رائج کرنیوالا اور مسلمانوں کے حقوق و مصالح کا محافظ اور شعائر اللہ کی صیانت کا ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت و سربلندی کا کفیل تھا وہ بھی بیشمار دشمنوں کے نرغے میں پھنسکر بے دست و پا ہو چکا ہے۔ ؎

صُبّت علی مصائب لو انہا ۔۔۔۔ صبت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا (خاکم بدہن) سر نگوں ہوا جا رہا ہی حضرت ابو عبیدہ سعد بن ابی وقاص - خالد بن الولید - اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روحین اپنی خوابگاہوں میں بے چین ہیں - یہ سب کیوں ہی - اسلئے کہ مسلمانوں میں سے غیرت و حمیت مفقود ہو رہی ہے جو جرأت اور دینی حرارت انکی میراث تھی وہ انھوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دوسروں کے حوالہ کر دی ہے۔

یہی نہیں کہ اس مصیبت کے وقت ایک مسلمان نے مسلمان کی مدد نہیں کی بلکہ قیامت تو یہ ہی کہ کفار کی موالات و اعانت اور وفاداری کے شوق میں ایک مسلمان نے دوسرے کی گردن کاٹی بھائی نے بھائی کا خون پیا اور دشمنوں کے سامنے سُرخرو ہونیکے لئے اپنے ہاتھ اپنے ہی خون میں رنگے۔

اے فرزندان اسلام! اور اے محبان ملت و وطن! آپکو مجھسے زیادہ معلوم ہی کہ جس برق مسلم سوز نے ان بلاد اسلامیہ کے خرمن آزادی کو جلا دیا اور خلافت اسلامیہ کے قصر کو آگ لگائی اُسکا اصلی ایندھن عربوں اور ہندوستانیوں کے خون گرم سے تیار ہوا تھا اور جس دولت سے نصاریٰ ان ممالک مقدسہ میں کامیاب ہوئے اُس کا بہت بڑا حصہ بھی تمہارے ہی دست و بازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا بلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہی جسکو نصاریٰ کے موالات و مناصرت کے نتائج قطعیہ معلوم نہوتے ہوں - اور ایسی تشویشناک حالت میں جبکہ ڈوبتا ہوا آدمی ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہی وہ اس فکر میں ہو کہ کوئی صورت موالات کے جواز کی نکالے۔

اے میرے عزیزو! یہ وقت استحباب اور فرضیت کی بحث کا نہیں بلکہ غیرت اسلامی اور

حمیت دینی سے کام لینے کا ہی کہیں علمائے زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمھاری ہمتوں کو پست اور تمہارے ولولوں کو پژمردہ نہ کر دے ہیں ہو وقت ہے یہ نہیں کہتا کہ تم تلوار لیکر جہاد کرو یا عراق اور شام میں جاکر اپنے بھائیوں کا ساتھ دو بلکہ محض اسقدر درخواست کرتا ہوں کہ تم اپنے دشمنوں کے بازؤں کو قوی مت بناؤ اور حق تعالیٰ شانہ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی اور جواں مردی اور خلوص نیت سے عمل کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ	اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست اور مددگار مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور جو کوئی تم میں سے اُن کو دوست اور مددگار بنائے وہ بھی اُنہیں میں سے ہی۔
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ	مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ مومنین کے سوا کافروں کو اپنا دوست یا مددگار بنائیں اور جو ایسا کریگا اُس کو اللہ سے کچھ سروکار نہیں۔
بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا	اُن منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ انکے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمام تر عزت خدا کیلئے ہی
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا	اے ایمان والو! مومنین کے سوا کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ کیا تم لیا چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ	اے ایمان والو! تم اُن اہل کتاب اور کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ جنہوں نے بنا لیا ہی تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔
تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۞ وَلَوْ	اُن میں بہت سے تم ایسے دیکھو گے جو رفیق بنتے ہیں کافروں کے بیشک بُرا ہی وہ جو آگے بھیجا ہی اُنہوں نے خود اپنے لئے کہ اللہ کا غضب ہی اُن پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں

آیت	ترجمہ
كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ۔	اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبی پر اور اس پر جو نبی کی طرف اتارا گیا تو کافروں کو رفیق نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ط أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔	نہیں پاؤ گے تم کسی قوم کو جو یقین رکھتی ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ وہ دوستی کرے اُن سے جنہوں نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ انکے باپ یا بیٹے یا رشتہ دار ہی کیوں نہوں ایسے ہی لوگ ہیں جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا اور اپنی روح سے انکی مدد فرمائی اور انکو داخل کریگا باغ بہشت میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہ جماعت ہی خدا کی یاد رکھو کہ خدا کی جماعت ہی کامیاب ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۔	اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو رفیق مت بناؤ پیغام بھیجتے ہو تم اُن کی طرف دوستی کا حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اس سچائی سے جو تمہارے پاس پہونچی ہے۔

اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں جنکا استیعاب مقصود نہیں مگر اسقدر واضح رہے کہ اولیاء کا ترجمہ جو ہمنے دوست اور مددگار سے کیا ہے اس کا ماخذ امام ابن جریر طبری اور حافظ عماد الدین ابن کثیر اور امام فخر الدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہماری غرض صرف اسقدر ہے کہ ترک موالات کے تحت میں جیسا کہ ان کی مدد کرنا داخل ہے اسی طرح ان سے مدد لینا بھی ہے لہذا آپکے سوال اول و دوم کا جواب یہ ہوگا کہ مدارس میں جو امداد گورنمنٹ سے لیجاتی ہے اور جو وظائف طلبہ وغیرہم کو ملتے ہیں وہ سب قابل ترک ہیں اور اس ترک موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت کے محتاج نہیں ہیں بلکہ انکا حق ہے کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترک موالات پر مستعد بنائیں۔ اسوقت جو

مثلاً بعض طلبہ کو پیش آرہا ہی عہد نبوت میں بھی بعض مومنین کو پیش آیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں عرض کیا یا رسول اللہ کفار سے بالکل علیحدگی اور قطع تعلق کس طرح ہو سکتا ہی اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے خویش واقارب سب سے چھوٹ جائیں گے ہماری تجارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ ہمارے اموال ضائع ہوں گے اور ہماری بستیاں اجڑ جائیں گی۔ اس کا جواب حق تعالیٰ نے یہ عنایت فرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔	کہدو کہ تمہارے باپ اور تمہاری بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہی اور تجارت جسکی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جو تمکو پسند ہیں اگر یہ سب تمکو خدا اور خدا کے رسول اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو منتظر رہو تاکہ لے آئے اللہ اپنے حکم کو اور اللہ دستگیری نہیں کرتا اس قوم کی جو نافرمان ہی۔

کبھی دل میں یہ وسوسہ گذرتا ہی کہ خدانخواستہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں پھیل رہی ہیں ناکام ہوئیں اور گورنمنٹ اپنی ضد پر اڑی رہی تو ہمکو سخت ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہی اس طرح کے خیالات اس زمانہ میں بھی پیش کیے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہی کہ یقولون نخشی ان تصیبنا دائرۃ (یعنے منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اسلئے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے ناکامیاب ہوں اور یہود غالب آجائیں تو اس وقت ہمارے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا)

اسکے جواب میں حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا:-

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۔	تو قریب ہی کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات اپنے پاس سے پھر منافقین ان خیالات پر نادم ہو کر رہ جائیں جو ان کے دلوں میں مکنون ہیں۔

پس اے عزیزو! تم اللہ پر بھروسہ کرکے اور اسکی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو اور موالات نصاریٰ کو ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمتگذاری اسلام کی کر سکتے ہو

اس سے درگذر نہ کرو کہ اب وقت درگذر کا نہیں۔

حسن اتفاق سے اسوقت ہندوستان کی سب سے بڑی کثیر التعداد قوم (ہنود) کا مطمع نظر بھی تمہاری ہمدردی اور واقعات پنجاب اور خواہش سلیف گورنمنٹ کی وجہ سے ترک موالات مع النصاری ہی اور ابھی حال میں سنا گیا ہی کہ سکھ لیگ نے بھی یہی فیصلہ کرلیا ہی اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیے تم اپنی نظر خدا پر رکھو تمہارا دوست اور مددگار صرف وہی ہی۔ البتہ جو قومیں تمہارے اس پاک مقصد میں خود بخود شریک ہو جائیں یا تمہاری تائید اور غمخواری کریں ان سے تم بھی مصالحت اور رواداری کا برتاؤ کرو اور مبرۃ و اقساط (مروت اور حسن سلوک) سے پیش آؤ قرآن حکیم میں ہی کہ :-

لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔	اللہ اُن لوگوں کے متعلق جو دین کے معاملہ میں تم سے نہیں لڑے اور نہ اُنہوں نے تمکو تمہارے گھروں سے نکالا اس پر منع نہیں کرتا کہ تم انکے ساتھ بھلائی اور منصفانہ سلوک کرو بلا شبہ اللہ انصاف کرنیوالوں کو چاہتا ہی اللہ تو ان لوگوں کی دوستی سے روکتا ہی جو تم سے دین کے معاملہ میں لڑے اور تمکو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں مدد دی اور جو لوگ انسے دوستی رکھیں وہی ظالم ہیں۔

اس موقعہ پر اسقدر تنبیہ ضروری ہی کہ ہندو اور مسلمانوں کے ان تعلقات کا اثر یہ نہونا چاہیے کہ مسلمان اپنے کسی مذہبی حکم کو بدلیں اور شعائر کفر و شرک کو اختیار کرنے لگیں اگر وہ ایسا کرینگے تو نیکی برباد گناہ لازم کی مثل اپنے اوپر منطبق کریں گے۔

میری غرض یہ ہی کہ آپ ترک موالات پر نہایت دیانت سے عمل کریں اور خالص خدا پر اپنی نظر رکھیں اور جن طلبہ کے حقوق واجبہ فوت نہوتے ہوں وہ اس تحریک کی تبلیغ میں بھی حصہ لیں بقدر ضرورت تعلیم دینی اور ضروریات زندگی حاصل کرنیکے بعد آجکل یہ شغلہ نہایت سود مند ہی۔

حق تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جن لوگوں کے ذمہ اولاد یا بیوی یا ماں باپ کے حقوق ہوں وہ اسی حد تک اس کام میں حصہ لیں جہانتک انکی خبر گیری سے اغماض نہو کہ وہ بھی فرض ہی۔ اور اگر خلافت کی امداد و حفاظت میں سعی کرنیوالیکو بقدر انکی ضروریات کے

خلافت کمیٹی اُس چندہ میں سے جو اسی کام کیلئے کیا گیا ہو کچھ حق الخدمت دے اُسکا لینا جائز ہے۔

الحاصل **موالات کفار حرام ہی** اور جہاں تک قدرت ہو اپنے کو اور دوسر ونکو موالات کفار سے علیحدہ رکھنا ضروری ہے۔ اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی توجہ سب طرف سے ہٹا کر اسی رب العزت سے وابستہ کرے جسکے ہاتھ میں ہر ایک شاہ و گدا کی باگ ہی۔

مصلحت دیدمن آنست کہ یاراں ہمہ کار   بگذارند و سر طرۂ یارے گیرند

اب بندہ التماس ختم کرتا ہی اور اسقدر اور معروض ہی کہ بندہ کوئی مفتی نہیں فتویٰ لکھنا دوسرے علماء کا کام ہی تاہم اُمید ہی کہ میری معروضات سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب ملجائے گا۔ اور علیگڈھ کالج کی عمارتوں اور کتبخانہ کی حفاظت کیساتھ ساتھ یہ خیال بھی آپکے دلکو دستک دیگا کہ قسطنطنیہ۔ شام۔ فلسطین اور عراق کی قیمت سے ان چیزوں کی قیمت کو کیا نسبت ہی۔

بالکل آخر میں مجھے یہ کہدینا بھی ضروری ہی کہ تحریک ترک موالات کا موجودہ حالت میں کامیاب بنانا صرف اسپر منحصر ہے کہ کوئی حرکت ہماری طرف سے ایسی نہونی چاہیے جو نقض امن یا سفک دماء کی موجب ہو اور یہی نصیحت اس ملک کے تمام سربرآوردہ دانشمندوں کی ہے اسکو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے ورنہ فائدہ کی جگہ نقصان کا اندیشہ ہی۔ والسلام۔

مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۳۹ھ

اب میری یہ التجا ہی کہ آپ سب حضرات بارگاہ رب العزت میں نہایت صدق دل سے دعا کریں کہ وہ ہماری قوم کو رسوا نہ کرے اور ہمکو کافروں کا تختہ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۞

آپ کا خیر اندیش بندہ **محمود عفی عنہ** ۱۶ صفر ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء